



## سوال

(868) خالہ زاد بہن سے شادی

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دو بہنیں ہیں، ایک کے ہاں صرف ایک لڑکا اور دوسری کے ہاں چابچے ہیں۔ ان میں سب سے چھوٹی لڑکی ہے۔ پہلی کے لڑنے نے دوسری کے پہلے تینوں بچوں کے ساتھ، علاوہ چوتھی لڑکی کے، دودھ پیا ہے۔ کیا پہلی کا لڑکا دوسری کی اس لڑکی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے جس کے ساتھ اس نے دودھ نہیں پیا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب پہلی کے لڑکے نے دوسری بہن یعنی اپنی خالہ کے دودھ پانچ یا اس سے زیادہ بار پی لیا ہے، ایک مجلس میں ہو یا کئی مجلسوں میں، خواہ پہلے بچے کے ساتھ پیا ہو یا دوسرے اور تیسرے کے ساتھ یا تینوں ہی کے ساتھ، تو اس طرح یہ لڑکا دوسری بہن کا رضاعی بیٹا بن گیا ہے، اور اب یہ اس کی ساری اولاد کا رضاعی بھائی ہے، خواہ وہ اس سے پہلے کے ہوں یا بعد کے، لہذا یہ لڑکا اس لڑکی کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا ہے، کیونکہ اس کا رضاعی بھائی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأُمَّهُنَّ أُمَّاتُكُمْ وَأَخَوَاتُهُمْ مِنْ الرِّضَاعِ... سورة النساء ۲۳

"یعنی تم پر حرام ہیں۔۔ تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری رضاعی بہنیں بھی۔"

اور آپ علیہ السلام کا فرمان ہے:

یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب

"رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔" (صحیح بخاری، کتاب الشادات، باب الشادة علی الانساب والرضاع، حدیث: 2502 و صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل، حدیث: 1445 سنن النسائی، کتاب النکاح، باب ما یحرم من الرضاع، حدیث: 3301 و سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب، حدیث: 1937۔)

اس حدیث کے صحیح ہونے پر ائمہ کا اتفاق ہے۔ اگر رضاعت پانچ بار (پانچ چوسنیوں) سے کم ہو تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ ایسے ہی اگر بچہ دو سال سے بڑا ہو تو بھی اس



رضاعت سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلِينَ كَالَّذِينَ لَمْ يَأْمُرُوا بِالرِّضَاعَةِ ... سورة البقرة ۲۳۳

”جو چاہتا ہو کہ اس کا بچہ پورا دودھ پیے تو مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائی۔“

لا رضاع الا ما فتق الامعاء وكان قبل الفطام

”رضاعت وہی معتبر ہے جو آنتوں کو بڑھائے اور دودھ چھڑانے کی مدت سے پہلے ہو۔“ (سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء ان الرضاعة لا تحرم الا فی الصغردون الحولین، حدیث: 1152 و مصنف ابن ابی شیبہ: 550/3، حدیث: 17057-)

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے، فرماتی ہیں کہ ”قرآن کریم میں ابتداء میں دس معلوم رضعات (چوسنیوں) کا حکم نازل ہوا تھا، جن سے حرمت ثابت ہوتی تھی۔ پھر انہیں منسوخ کر کے پانچ رضعات (چوسنیوں) کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو معاملہ اسی پر تھا۔ (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب التحريم الخمس رضعات، حدیث: 1452 و سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء لا تحرم المصتولا المصتان، حدیث: 1150۔ سنن النسائی، کتاب النکاح، باب القدر الذی یحرم الرضاعة، حدیث: 3307-)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 608

محدث فتویٰ